ازدواجی زندگی میں اسلامی تعلیم پر عمل نہ کرنے والوں کو مشکلات

اسلام کا دینِ فطرت ہونا [illegible] اس لحاظ سے ثابت ہے۔ کہ جو لوگ اس کے احکام پر عمل کرتے ہیں۔ وہ اس دنیا میں بھی اطمینان اور مسرت کی زندگی پاتے ہیں۔ بلکہ اس لحاظ سے بھی کہ جو لوگ اسلامی تعلیم کے خلاف چلتے ہیں۔ خواہ وہ نام کے لحاظ سے مسلمان کہلائیں۔ یا غیر مسلم۔ وہ اس دنیا کی زندگی میں بھی اپنے آپ کو اس قسم کی مشکلات میں گھرا ہوا پاتے ہیں۔ جن سے مخلصی پانے کی انہیں کوئی صورت نظر نہیں آتی۔

اس کی ایک واضح مثال ہم برادرانِ وطن میں دیکھتے ہیں۔ ہندو صاحبان کو ان کا مذہب اس بات کی قطعاً اجازت نہیں دیتا۔ کہ جس مرد و عورت کی ایک دفعہ شادی ہو جائے۔ وہ ایک دوسرے سے علیحدگی اختیار کر سکیں۔ خواہ اُن کی ناموافقت کس حد تک ہی پہونچ جائے۔ ادھر ہندو دھرم میں عورت کا درجہ اس قدر ادنےٰ قرار دیا گیا ہے۔ کہ مرد کے مقابلہ میں اسے کوئی حق ہی حاصل نہیں ہے اس کا نتیجہ یہ ہو رہا ہے۔ کہ ان میں خواتین پر ایسے ایسے دردناک مظالم توڑے جاتے ہیں۔ کہ جن کو سُنکر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اس قسم کے واقعات نے ہندو دُنیا میں ایک شور برپا کر رکھا ہے اخبارات آئے دن یہ رونا روتے رہتے ہیں۔ لیکن حیران ہیں۔ کہ کریں تو کیا کریں۔ اور جائیں۔ تو کدھر جائیں۔ اگر کوئی اصطلاحی صورت اختیار کرتے ہیں تو وُہ وُہی ہے۔ جو اسلام نے پیش کی ہے۔ اور جو یہ ہے۔ کہ حالات کے ناقابل اصلاح حد تک پہونچ جانے پر مرد و عورت کو علیحدگی اختیار کر لینی چاہیئے۔ مگر یہ بات ویدیا نوسی خیالات کے لوگوں کو منظور نہیں ہے۔ اور اگر خاموش رہتے ہیں۔ تو مشکلات اور مصائب ناقابل برداشت ہو رہے ہیں۔

انہی حالات سے مجبور ہو کر" آریہ پرادیشک پرتی ندھی سبھا پنجاب۔ سندھ بلوچستان" کے آرگن "آریہ گزٹ" (یکم مئی ۱۹۳۸ء) کو یہ لکھنا پڑا ہے۔ کہ "ہم کدھر جا رہے ہیں؟" اور اس میں چند ایسے واقعات پیش کئے ہیں جن میں عورتوں پر ان کے خاوندوں کے ناقابل برداشت مظالم کا ذکر ہے۔ اور اسی سلسلہ میں لکھا ہے "ایسے بہت واقعات ہر روز دیکھنے میں آتے ہیں"۔ اس کے ساتھ ہی [illegible] لکھا ہے [illegible]

"سوال ہوگا کہ ایسے حالات میں کیا کیا جائے بہت بھائی ہیں۔ جو یہ کہتے ہیں کہ ان حالات میں استری پرشوں کو طلاق کی اجازت ہونی چاہیئے۔ اسی بات کو مدنظر رکھکر اس وقت پنجاب اسمبلی میں دو ریزولیوشن بھی پیش ہیں پہلے ریزولیوشن کا مطلب یہ ہے کہ ایک ہندو مرد اپنی پہلی استری کی زندگی میں سوائے خاص وجوہات کے دوسری شادی نہ کرے۔ دوسرے ریزولیوشن کا مطلب یہ ہے کہ اگر ایک خاوند اپنی عورت کے ساتھ سختی کا برتاؤ کرے۔ یا شادی کے وقت عورت کے ساتھ دھوکہ کیا گیا ہو۔ اگر پتی کا چال چلن اچھا نہ ہو اور وہ کسی خطرناک یا چھوت والی بیماری کا شکار ہو۔ تو اس عورت کو اپنے خاوند سے طلاق لینے کی اجازت ہو۔ اور وہ دوسری شادی کر لے جنہوں نے یہ ریزولیوشن پیش کئے ہیں۔ ان کا مطلب یہ ہے۔ کہ وہ ہماری ان مجلسی کمزوریوں کا جو شادی کے ساتھ تعلق رکھتی ہیں۔ ایک ایسا علاج ڈھونڈ رہے ہیں جن سے وہ دور ہو جائینگی یہ سب باتیں جہاں کہیں سدھارکوں کو خوشگوار معلوم ہوتی ہیں۔ ان کو دیکھ کر میرا دل دکھت ہوتا ہے اور میرا سر شرم کے مارے جھک جاتا ہے میں سمجھتا ہوں۔ کہ یہ دوائیاں ایسی ہیں۔ جو مرض سے بھی بدتر ہیں"

ان دوائیوں کو محض اس لئے مرض سے بدتر کہا جا رہا۔ اور سر شرم کے مارے جھکا جا رہا ہے۔ کہ جو مونہہ آجتک اسلامی مسئلہ طلاق و خلع پر بیہودہ اعتراضات کرتے رہے ہیں انہی سے اب طلاق کی ضرورت کا اقرار مشکل ہو رہا ہے۔ اور آریہ صاحبان کے لئے تو یہ مشکل اور بھی بڑھ جاتی ہے جب بانی آریہ سماج سوامی دیانند جی کی بیاہ شادی کے متعلق ہدایات کو پیش نظر رکھا جائے۔ کیونکہ سوامی جی نے نہ تو کسی صورت میں بھی خاوند بیوی کی علیحدگی کو جائز رکھا ہے اور نہ کسی مرد یا عورت کو خواہ وہ کس قدر ہی حاجت مند کیوں نہ ہو۔ دوسری شادی کی اجازت دی ہے۔ بلکہ اس قسم کی سب مشکلات کا حل نیوگ میں رکھا ہے۔ اور یہی ویدک دھرم کی تعلیم قرار دی ہے۔ تعجب ہے۔ آریہ صاحبان پیش آمدہ مشکلات کے حل کے لئے نہ تو نیوگ کو پیش کرتے ہیں نہ کوئی اور صورت بتاتے ہیں۔ اور نہ طلاق کو رواج دینا چاہتے ہیں گویا وہ ایسے بھنور میں پھنسے ہوئے ہیں جس سے نکلنے کی انہیں کوئی صورت نظر نہیں آتی۔

اس موقعہ پر ہم یہ بھی کہدینا چاہتے ہیں۔ کہ وہ مسلمان جو اسلامی تعلیم سے رو گردان ہو کر اور ہندوؤں کے طریق عمل سے متاثر ہو کر طلاق اور خلع کو ازدواجی زندگی کی ناقابل برداشت مشکلات سے نکلنے کا ذریعہ نہیں بناتے۔ اور عورتوں کو وہ حقوق نہیں دیتے۔ جو اسلام نے ان کے رکھے ہیں وہ بھی نہایت تکلیف دہ زندگی بسر کر رہے ہیں۔ اور اسی قسم کے لوگوں کی عورتیں ارتداد اختیار کر کے [illegible]

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

تبتّل تام کے شیریں ثمرات

"اللہ تعالےٰ فرماتا ہے جب تم دنیا سے بالکل انقطاع کرکے اس کی طرف آجاؤ گے۔ وہ خود تمہارا متولی اور متکفل ہو جائے گا۔ جو آدمی تبتل تام نہیں کرتا۔ بلکہ کچھ رو بدنیا رہتا ہے۔ اور کسی قدر رو بخدا بھی رہتا ہے۔ وہ کبھی بھی مقصود اصلی کو حاصل نہیں کرسکتا۔ اسے نہ دین کی عزت مل سکتی ہے۔ نہ دنیا کی۔ خدا تعالےٰ تم سے یہ چاہتا ہے۔ کہ تم پورے مسلمان بنو۔ مسلمان کا لفظ ہی دلالت کرتا ہے۔ کہ انقطاع کلی ہو۔ اللہ تعالےٰ نے مسلمان کو مسلمان پیدا کرکے لا انتہا فضل کئے ہیں۔ بشرطیکہ وہ غور کرے اور کبھی ایک ہندو سے رام چندر کے خدا ہونے یا خدا تعالےٰ کے خالق ہونے پر بحث کرو۔ اس وقت تمہیں ایک لذت اور سرور آئے گا۔ کہ تمہارا خدا کیسا قادر مطلق۔ محی۔ ممیت۔ خالق کل شئ ہے۔ اور برخلاف اس کے جنہوں نے رام چندر جیسے کھانے پینے کے محتاج انسان کو خدا بنایا ہے۔ جب یہ کہیں گے کہ اس کی بیوی کو راون نکال کر لے گیا۔ تو کس قدر شرم اس خدا کے ماننے والوں کو دامنگیر ہوگی۔ کہ عجیب خدا ہے جو اپنی بیوی کی بھی حفاظت نہیں کرسکا۔ ایسا ہی آریہ جب اپنے خدا کی یہ صفت مخالف سے سنے گا۔ کہ اس نے ایک ذرہ بھی پیدا نہیں کیا۔ اور وہ اپنے کسی بڑے سے بڑے بھگت اور جگت کو بھی نجات نہیں دے سکتا۔ یا اس نے ایسی شریعت انسانوں کے لئے بنائی۔ کہ ایک مرد اپنی بیوی کو اولاد نہ ہونے کی صورت میں دوسرے مرد سے اولاد پیدا کرنے کے واسطے ہمبستری کی اجازت دے سکتا ہے۔ تو اسے کیا شرمندہ ہونا پڑے گا۔ اگر اس میں غیرت اور حیا کا کوئی مادہ باقی ہو۔ لیکن مسلمان کیسا خوش ہوگا۔ اور اس کی امیدیں کیسی وسیع ہوں گی۔ جب اپنے خالق کل شئ اور قدوس سبحان خدا کو پیش کرتا ہے"!

(الحکم نمبر ۲۴ جلد ۵)

مدینۃ المسیح

قادیان ۵ رمئی۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں خدا تعالےٰ کے فضل سے خیر و عافیت ہے ؛

سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ حرم رابع حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز اور حضرت مرزا شریف احمد صاحب کی صاحبزادی بی۔اے کا امتحان دے کر لاہور سے واپس تشریف لے آئی ہیں ؛

نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے مولوی علی محمد صاحب اجمیری اور گیانی واحد حسین صاحب جہلم بسلسلہ تبلیغ اور نظارت تعلیم و تربیت کی طرف سے مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری پھیرو چیچی بسلسلہ تربیت بھیجے گئے ہیں ؛

ڈاکٹر فیض علی صابر صاحب جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی ہیں درد گردہ انتڑیوں میں سوزش اور بخار کے باعث بیمار ہیں۔ احباب دعائے صحت کریں ؛

مجلس خدام الاحمدیہ کی قرارداد تعزیت

۳ رمئی کی رات کو جو جلسہ تعزیت منعقد ہوا اس میں حسب ذیل قرارداد پاس کی گئی۔

مجلس خدام الاحمدیہ قادیان کا یہ پبلک جلسہ جناب حافظ بشیر احمد صاحب مرحوم و مغفور زعیم مجلس خدام الاحمدیہ محلہ دار الرحمت کی وفات حسرت آیات پر جہاں اپنے انتہائی رنج والم کا اظہار کرتا ہے۔ وہاں ان کی وفات کو اس لحاظ سے قابل رشک سمجھتا ہے کہ حافظ صاحب مرحوم خدمت خلق کا فریضہ ادا کرتے ہوئے اپنے خالق حقیقی سے جا ملے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ مرحوم کو جنت الفردوس عطا فرمائے

ہم حافظ صاحب مرحوم کے والد جناب صوفی علی محمد صاحب اور ان کے دیگر لواحقین سے اپنی کامل ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ ان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ اور رضا بقضائے الٰہی کا جو عظیم الشان نمونہ انہوں نے پیش کیا ہے۔ اس کے عوض ان کو اپنی برکات اور دائمی افضال سے بہرہ اندوز فرمائے ؛

سکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ قادیان

مولوی محمد صادق صاحب بخیریت سماٹرا پہنچ گئے

اطلاع موصول ہوئی ہے کہ مولوی محمد صادق صاحب فاضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ جو ۱۲ مارچ ۱۹۳۸ء کو قادیان سے عازم سماٹرا ہوئے تھے۔ معہ اہل و عیال بخیر و عافیت میدان (سماٹرا) پہونچ گئے ہیں۔ اور انہوں نے اپنے قائم مقام مبلغ مولوی ابوبکر ایوب صاحب سے چارج لے کر باقاعدہ تبلیغ کا کام شروع کر دیا ہے۔ احباب دعا فرمائیں اللہ تعالےٰ انہیں اشاعت اسلام کے مقاصد عالیہ میں کامیاب فرمائے ؛

ناظر دعوۃ و تبلیغ

مبلغ انچارج سندھ کا ہیڈ کوارٹر

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ مبلغ انچارج سندھ کا تبلیغی مرکز یعنے ہیڈ کوارٹر کوٹری ہوگا۔ جو احباب یا جماعتیں ان سے خط و کتابت کرنا چاہیں۔ وہ جناب پراونشل امیر صاحب جماعت ہائے احمدیہ سندھ کوٹری ہیڈ ورکس کی معرفت کریں۔ اور اگر ..

الکتاب والحکمۃ

بعض مضامین کے متعلق قرآن مجید سے استدلال

از حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب۔

۱۸۹- انبیاء کے دشمنوں پر عذاب

قومی - اور ملکی اور عالمگیر عذاب دُنیا میں کئی طرح کے آئے ہیں۔ یہ عذاب عام قدرتی حوادث سے الگ ہوتے ہیں:-

۱- پانی کے عذاب:- جیسے طوفانِ نوح - دریاؤں کے سیلاب جن سے علاقے اور شہر اور دیہات ویران ہوگئے۔ مثلاً مسیسپی - گومتی - جمنا - سندھ اور چین کے بعض دریاؤں کے فلڈ Floods سیل العرم جس سے یمن کا ملک تباہ ہوا۔ نیل کی طغیانی کے طوفان جس سے فرعونیوں کے ملک پر عذاب آیا۔ بلکہ پسماندہ سیلاب اور نمی کی وجہ سے مینڈک جچڑیاں - جوئیں - خونی بخار وغیرہ نازل ہوئے - سمندر کے جوار بھاٹے کا عذاب جس میں فرعون اور اس کا لشکر تباہ ہوئے اولوں - برف اور بارشوں کے عذاب جن کی کثرت یا بے وقت نزول نے لوگوں کو ہلاک کیا - اور ان کی کھیتیوں کو۔ مثلاً بدر میں بارش بھی کفار کے لئے باعثِ ہلاکت ہوئی - کیونکہ وُہ پھسلتے تھے - اور سپاہی کہاں لڑسکتا ہے۔ جب اس کے پیر ہی پھسلتے ہوں - اسی طرح دریاؤں کی بار بار طغیانی کی وجہ سے بعض دفعہ علاقہ ریت ہی ریت ہو جاتا ہے۔

۲- ریح یعنی ہوا کے عذاب:- مثلاً عاد کی تباہی اس بادِ سموم کی آندھی سے ہوئی۔ جو مسلسل ایک ہفتہ چلتی رہی۔ سارے ملک کو اس نے ریگستان بنا دیا۔ اور فصلیں جھلس ڈالیں۔ عالمگیر وباؤں کو بھی ہوا کہتے ہیں۔ چنانچہ طیریا کے معنے ہی ہیں بُری ہوا - اور انفلوانزا بھی ہوا کے ذریعہ پھیلا۔ آندھی ہی نے جنگِ احزاب میں تمام عرب کے لشکروں کو پریشان کر دیا۔ جنگِ بدر میں ایسی آندھی کفار پر سامنے کی طرف سے چلی۔ گو مسلمانوں کے مونہہ تو اس سے محفوظ رہے۔ مگر کفار کی آنکھوں ناک اور مونہہ میں خاک ہی خاک بھر گئی۔ آنکھوں میں خاک پڑ رہی ہو - تو سوائے مسلمانوں کے ہاتھ سے مارے جانے کے وُہ کر ہی کیا سکتے تھے - یہی حال جنگِ احزاب میں ہوا۔ اور ہوا نے دس ہزار لشکر کفار کو تتر بتر کر دیا۔

۳- زلزلہ کا عذاب:- یہ بصورتِ آتش فشانی کے لوط کی بستیوں پر آیا۔ اور بصورت زلزلہ کے ثمود پر آیا۔ اور ہندوستان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں کے مطابق کانگڑہ - بہار۔ اور کوئٹہ کے زلازل کی صورت میں آیا۔ جاپان میں آیا۔ اور دیگر بہت سے ممالک میں بطور نشان ظہورِ مسیح موعود آیا۔ یہ سب سے سخت عذاب ہے۔ کہ نہ اس کے آنے کا وقت معلوم ہے۔ نہ اس سے بچنے کا طریقہ۔ نہ یہ مہلت دیتا ہے۔ بس قیامت ہے۔ چٹ پٹ صفائی۔

۴- جنگ کا عذاب (ویذیق بعضکم بأس بعض۔ انعام) مثلاً گزشتہ جنگ جس میں آسمان سے آگ اور گیسیں برسیں یا مسلمانوں کی جنگیں جن میں دُنیا کی پرانی مہذب قوموں کا سب زور ٹوٹ گیا۔ اور نئی تہذیب قائم ہوئی - بدر کی جنگ تو عذابِ مجسم تھی۔ کہ تین سو تیرہ بے سامان۔ غیر آزمودہ کار غریبوں نے ایک ہزار مسلح اور آراستہ لشکر کو پل بھر میں ستیاناس کر کے رکھ دیا۔

۵- بیماریوں کے عذاب - یہ انفلوئنزا اور طاعون کی شکل میں نازل ہوئے - اور عالمگیر تھے - اسی طرح اصحاب الفیل کے لشکر میں چیچک پھیل گئی تھی۔ اور جنگِ عظیم میں خندقوں کے سپاہیوں کے جسموں اور وردیوں میں (Trench) اور جوؤں نے ایک آفت برپا کر رکھی تھی۔ کہ زندگی تلخ تھی۔ اور اس Trench Fever سے بکثرت فرجی سپاہی ضائع ہوئے

۶- قحط کا عذاب:- یہ عموماً عذاب الادنیٰ ہوتا ہے۔ نہ کہ عذاب الاکبر اور لعلھم یرجعون یعنی بیدار کرنے کو آتا ہے۔ یاد رکھنا چاہیئے کہ لوگوں کے دلوں میں جو یہ خیال بیٹھے ہوئے ہیں - کہ جب خدا کا عذاب کسی قوم پر آتا ہے۔ تو وُہ قوم بالکل ہی تباہ ہو جاتی ہے۔ یہ غلط ہے - قوم بحیثیت اپنی عظمت اور حکومت اور ترقی کے مر جاتی ہے - یا ان کے سرغنے ہلاک ہو جاتے ہیں۔ یہ نہیں تھا - کہ عاد و ثمود یا قومِ لوط پر جو عذاب آئے۔ تو ان میں سے کوئی بھی نہ بچا۔ اگر سانسیوں - چوہڑوں یا بھیل - گونڈ - شودر اور پسماندہ اقوام کی طرح ایک حصہ بچ بھی رہا۔ تو کس کام کا۔ ان کا ہونا نہ ہونا برابر ہے۔ وہ تو نمونہ عبرت ہی رہ گیا سو یہ ضروری نہیں کہ ساری قوم ہی ہلاک ہو جائے۔ ہلاکت کے معنے قومی اور ملکی ہلاکت کے ہیں۔ مثلاً موعود عذاب آیا۔ سرغنے مر گئے۔ باقی پراگندہ ہو گئے۔ اور قوت ٹوٹ گئی۔ دوسری حکومتوں کے ماتحت ہو گئے شان و شوکت چلی گئی۔ ذلیل و پست ہو گئے۔ یہ مراد ہے دمرنا ھم تدمیرا کی۔

۱۹۰- محدِّد

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ تعالےٰ کی ایک صفت کے بیان میں لکھا ہے۔ کہ وُہ محدِّد بھی ہے - یعنی ہر چیز کو ایک حد کے اندر رکھتا ہے۔ یہ نہیں۔ کہ آدمی ۳۰ فٹ لمبا ہو جائے۔ یا بلی ہاتھی کے برابر ہو جائے - یا گیہوں کا پودہ بڑے درخت کے ہم قد ہو جائے۔ غرض ہر مخلوق کے اجسام تاثیرات اور طاقتوں پر خدا نے حدیں لگا رکھی ہیں۔

اس محدِّد والی صفت کو قرآن مجید نے اس آیت میں بیان کیا ہے۔ خلق کل شیٔ فقدرہ تقدیرا۔ یعنی اس نے ہر چیز کو پیدا کیا۔ پھر اس کے متعلق اندازے لگا دیئے۔ کہ ان سے باہر نکلنے نہ پائے۔ اسی طرح آیت قد جعل اللہ لکل شیٔ قدراً (طلاق)

۱۹۱- دُنیا کی جنّت

ولمن خاف مقام ربہ جنّتان (رحمان) اس کے سوا قرآن مجید میں اور بھی کئی جگہ آتا ہے۔ کہ ہم نیکوں کو دُنیا میں بھی ایک جنت دیتے ہیں اور بدکاروں کو بھی اسی دُنیا میں ایک عذاب شروع ہو جاتا ہے (ولنذیقنھم من العذاب الادنیٰ دون العذاب الاکبر) یہ باتیں آخرت کی جنت اور جہنم پر دلیل ہیں۔ سو یہ تو ظاہر ہے۔ کہ دُنیا کی جنت وُہ جنت نہیں۔ جو آخرت کی ہے۔ یہاں کی جنت یہاں کی مناسبت سے ہے۔ اور وہاں کی وہاں کے حالات کے مطابق۔ اس دُنیا میں جنت یا وصلِ الٰہی یا لقاء الٰہی حسبِ ذیل حالات کو کہتے ہیں:-

۱- کثرت قبولیتِ دُعا - ۲- وحی و الہام و کشوف - ۳- نشان کا دیا جانا - یعنی اجرائے تقدیرِ خاص - ۴- تائید و نصرت غیر معمولی اور غلبہ - ۵- ہلاکت اعداء - ۶- خدا تعالےٰ کی صفات کا اس شخص کے توسط سے اظہار - ۷- علم و معرفت دینِ الٰہی اور کلامِ الٰہی کی - ۸- خواہشات اور ضروریات کا خارقِ عادت طور پر پُورا ہونا - ۹- شفاعت کا اذن - ۱۰- ملکوت السماوات والارض اور قدرتِ الٰہی کے باریک رازوں کا دکھایا جانا - ۱۱- روحانی کیفیات اور لذّات - ۱۲- خوف اور غم سے آزادی - ۱۳- دل راضی برضائے مولےٰ ہو جاتا ہے - اور خوش رہتا ہے - ۱۴- پسندیدہ اخلاق - ۱۵- موت کا ڈر نہیں رہتا - ۱۶- جذبۂ عشق و محبت حضرت باری تعالےٰ کے ساتھ۔

ان باتوں کے علاوہ دُنیاوی عزت بھی کچھ ضرور ہوتی ہے۔ ذلت اور رزق کی مار نہیں ہوتی۔ غربت ہو۔ تو ہو۔

تزکیہ نفس

گناہ کی فلاسفی اور اس سے محفوظ رہنے کا طریق

دنیا میں کوئی ایسا شخص نہیں جو گناہ کو بُرا نہ سمجھتا ہو۔ اور جس کے دل میں باوجود گنہگار ہونے کے یہ انتہائی خواہش نہ پائی جاتی ہو۔ کہ وہ کسی طرح ارتکاب معاصی سے محفوظ ہو جائے۔ مگر ہم دیکھتے ہیں کہ باوجود اس خواہش کے دنیا میں بہت سے لوگ گناہوں کا ارتکاب کرتے ہیں۔ اور ان کی یہ خواہش کہ وہ گناہوں سے پاک ہو جائیں بہت حد تک پوری نہیں ہو سکتی۔ اس کی وجہ کیا ہے۔ اور اس میں کامیابی کے کیا ذرائع ہیں۔ یہ ایسے سوالات ہیں جو طبعاً ہر شخص کے دل میں پیدا ہوتے ہیں۔ اور وہ چاہتا ہے۔ کہ ان کا کوئی معقول اور تسلی بخش جواب ملے۔ سو اسی مقصد کے پیش نظر گناہ کی فلاسفی اور اس سے بچنے کے بعض ذرائع بیان کئے جاتے ہیں:

گناہ کیا ہے؟

یاد رکھنا چاہیئے کہ گناہ جسے قرآن کریم نے لفظ جرم یا اثم یا فسق سے تعبیر کیا ہے۔ اس فعل کو کہا جاتا ہے۔ جس کے ذریعہ انسان خدا تعالےٰ کے کسی حکم کو توڑ کر سزا کے لائق ٹھہرے۔ اور اس کی روح میں ایسی بیماری پیدا ہو جائے۔ کہ اس کی وجہ سے وہ رویت الٰہی کے ناقابل ہو جائے۔ اس صورت میں یہ ضروری ہے۔ کہ اولاً خدا تعالےٰ کیطرف سے ایسے احکام موجود ہوں۔ جن سے یہ ظاہر ہوتا ہو۔ کہ فلاں فلاں افعال گناہ ہیں۔ اور ان کا مرتکب اللہ تعالےٰ کا قرب حاصل نہیں کر سکتا۔ پھر یہ بھی ضروری ہے۔ کہ اس گناہ کے مرتکب کو وہ حکم پہونچ بھی گیا ہو۔ نیز اس فعل کے مرتکب کی نسبت عقل یہ تجویز کر سکتی ہو۔ کہ وہ اس فعل کے ارتکاب سے درحقیقت سزا کے لائق ٹھہر گیا ہے۔ پھر عندالارتکاب مرتکب کا ارادہ پایا جانا بھی ضروری ہے۔ اگر یہ شرائط یا ان میں سے ایک شرط بھی نہیں پائی جائے گی۔ تو وہ فعل گناہ نہیں کہلا سکے گا۔ مثلاً خودکشی ایک گناہ ہے۔ اور اگر ایک شخص جانتے بوجھتے ہوئے زہر پی لیتا ہے جس سے اس کی موت واقع ہو جاتی ہے تو وہ ایک بہت بڑے گناہ کا مرتکب ہوگا۔ لیکن اگر وہ بغیر علم کے زہر پی لیتا ہے۔ مثلاً اس کا یہ خیال تھا کہ شیشی میں دوائی ہے۔ حالانکہ اس میں زہر تھی۔ تو گو اس کا طبعی نتیجہ اس کو بھگتنا پڑے گا۔ مگر یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اس نے گناہ کیا۔ اسی طرح اگر کوئی بے علمی میں شراب کو شربت سمجھ کر پی لیتا ہے تو گو وہ مخمور ہو جائے گا۔ مگر شراب کی حد اس پر نہیں لگے گی۔ یا اگر ایک مجنون قتل کا ارتکاب کرتا ہے۔ تو گو ظاہری شکل کے لحاظ سے اس کا فعل قتل ہی کہلائے گا۔ مگر چونکہ عقل اس کے متعلق سزا تجویز نہیں کر سکتی۔ اس لئے اسے قتل کی سزا نہیں ملے گی۔ مختصر یہ کہ گناہ عمداً ترک فرائض اور ارادۃً ارتکاب نواہی کا نام ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے گناہ کی تعریف میں یہ بیان فرمایا ہے۔ کہ الاثم ما حاک فی صدرک گناہ وہ ہے جو تیرے سینہ میں کھٹکے اور تو ڈرے کہ کہیں لوگ اس سے مطلع نہ ہو جائیں:

یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ گناہ کسی بیرونی چیز کا نام نہیں۔ بلکہ انہی طاقتوں کے غیر محل استعمال کا نام ہے۔ جو خدا تعالیٰ نے انسان کو عنایت فرمائی ہیں۔ مثلاً انسان کو بہادری عنایت ہوئی ہے۔ اب اگر کوئی شخص اس کو اپنے محل پر استعمال نہ کرے۔ بلکہ اس وصف کا ناجائز استعمال شروع کر دے۔ تو یہ ظلم ہو جائے گا۔ یا مثلاً دولت و ثروت کا اگر کوئی ناجائز استعمال کرے۔ تو یہ اسراف ہو جائے گا۔ یا مثلاً عقل و دانائی کا کوئی ناجائز استعمال کرے۔ تو یہ دغا اور فریب ہو جائے گا یا مثلاً شہوانی قوے اگر جائز محل پر استعمال ہوں۔ تو اور رنگ ہوگا۔ لیکن اگر ان کا ناجائز استعمال ہو۔ تو زنا کہلائے گا۔ اسی طرح اعضاء انسانی میں سے ہر عضو کے برمحل استعمال نہ کرنے کا نام گناہ ہے۔ پس گناہ اس امر کا نام ہے۔ کہ انسان اعتدال کو چھوڑ دے۔ اور اپنے فرائض منصبی میں یا کمی کرنے لگ جائے یا زیادتی۔ اور اس کی روح پر ایسا زنگ لگ جائے۔ کہ وہ فلاح کے حصول کے ناقابل ہو جائے:

اب سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ انسان میں گناہ کرنے کی طاقت کہاں سے آئی۔ اور کیوں رکھی گئی۔ سو جاننا چاہیئے کہ ہر انسان کے اندر خدا تعالےٰ نے دو قسم کی قوتیں رکھی ہیں۔ ایک نیکی کی تحریک اور ایک بدی کی تحریک کی۔ اسلامی اصطلاح میں نیکی کی قوت کا نام لمۂ ملک ہے۔ اور بدی کی قوت کا نام لمۂ شیطان۔ ان میں سے جو نیکی کی تحریک کرتا ہے۔ اس کا نام فرشتہ۔ اور جو بدی کی تحریک کرتا ہے اس کا نام شیطان ہے۔ اگر یہ دو قوتیں انسان کے اندر نہ رکھی جاتیں۔ تو انسان نہ ترقی کر سکتا۔ اور نہ ہی انعام حاصل کر سکتا۔ کیونکہ ان دونوں میں سے صرف ایک قوت ہونے کی حالت میں انسان مجبور ٹھہرتا۔ اور وہ مدارج عالیہ ہرگز حاصل نہ کر سکتا جو نیکی اور بدی کی کشمکش سے حاصل ہوتے ہیں۔ بعض لوگ اعتراض کرتے اور یہ کہتے ہوئے سنائی دیتے ہیں۔ کہ خدا تعالےٰ نے بدی کی طاقت انسان میں کیوں رکھی ہے۔ اس کی حکمت دراصل یہی ہے کہ اگر صرف نیکی کی قوت انسان میں رکھی جاتی۔ تو وہ ایک مشین کی طرح کام کرنے پر مجبور ہوتا۔ اور اس وقت اس کی نیکی کسی تعریف کی مستحق نہ ہوتی۔ کیونکہ بدی کی قوت سے وہ بالکل ناآشنا ہوتا لیکن اب جبکہ ایک طرف نیکی انسان کو اپنی طرف کھینچتی ہے۔ تو دوسری طرف بدی ہزار مکر و فریب کے ساتھ اس کے سامنے جلوہ آرا ہوتی ہے۔ تو اس وقت اس کے لئے ایک امتحان کا وقت ہوتا ہے جس میں کامیاب ہونے پر وہ یقیناً انعامات کا مستحق ہوتا ہے۔ پس بنی نوع انسان کو روحانی مدارج عطا کرنے کے لئے اللہ تعالےٰ نے نیکی اور بدی کی دو متضاد طاقتیں انسان میں پیدا کی ہیں۔ وہ خود فرماتا ہے فالھمھا فجورھا و تقواھا کہ ہم نے انسان کے سامنے نیکی و بدی کے دونوں راستے کھول رکھے ہیں۔ اور اس کو بتا دیا ہے کہ نیکی کا راستہ اختیار کرے۔ اب یہ اس کی مرضی ہے۔ کہ وہ جس راستہ پر چاہے چل پڑے:

یہ تو گناہ کی فلاسفی ہے جو مختصراً عرض کی گئی ہے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ گناہ سے انسان بچے کیونکر؟

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ نے فرمایا کرتے تھے کہ میں نے کئی بزرگوں سے دریافت کیا۔ کہ انسان گناہ سے کس طرح بچ سکتا ہے۔ مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی نے فرمایا کہ انسان موت کو یاد رکھنے سے بچ سکتا ہے۔ میرے استاد اور پیر عبدالغنی نے بتلایا۔ کہ جو انسان ہر وقت خدا تعالےٰ کو سامنے رکھتا ہے۔ وہ بچ جاتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے میں نے یہی سوال کیا۔ تو آپ نے فرمایا بہت کثرت سے استغفار کرنے سے انسان بچ جاتا ہے۔ پھر فرمایا میں نے گناہ سے بچنے کے پانچ علاج تجربہ کئے ہیں۔

(۱) بُروں کے پاس نہ بیٹھو

(۲) قرآن شریف پاس ہو تو شرم آہی جاتی ہے

(۳) موت کو یاد رکھنے سے انسان گناہوں سے بچ سکتا ہے۔

(۴) نیکوں کی صحبت میں رہنا چاہیئے:

(۵) اور ایک علاج حضرت یوسف علیہ السلام نے بتایا۔ کہ جب ان کو زلیخا نے پھسلایا۔ اور چاہا کہ وہ بدی کریں۔ تو

وہ فوراً خدا کی طرف متوجہ ہوئے۔ اور کہنے لگے۔ الا تصرف عنی کیدھن اصب الیھن واکن من الجاھلین یعنی دعا کی اور دعا کی مدد سے اس پر غالب آگئے۔ پھر فرمایا کرتے کہ اپنے اندر تبدیلی پیدا کرنے کے لئے استغفار۔ لاحول الحمد اور درود کو بہت توجہ سے پڑھنا چاہیئے جب کوئی وسوسہ پیدا ہو۔ تو بائیں طرف تھوک دو۔ منکبر۔ منافق۔ کنجوس۔ غافل بلا وجہ لڑنے والوں کم ہمت۔ مذہب کو لہو ولعب سمجھنے والوں اور بے باک لوگوں سے تعلق نہیں رکھنا چاہیئے۔ بلکہ نیک صحبت میں رہنا چاہیئے۔ نیک صحبت میں رہنے سے صلحاء کی دعا ملتی ہے۔ اور بعض وقت بڑے بڑے گناہ اس فیض سے دُور ہو جاتے ہیں۔

حاتم اصم فرماتے ہیں:۔ اذا اردت ان تعصی مولاک فاعص فی موضع لا یراک۔ یعنی جب تیرا ارادہ گناہ کرنے کا ہو۔ تو تُو ایسی جگہ کر جہاں خدا تجھے نہ دیکھ سکے۔ حضرت لقمان نے بھی اپنے بیٹے کو یہی نصیحت کی۔ کہ یا بنی اذا اردت ان تعصی اللہ فاطلب مکاناً لا یراک اللہ و ملائکۃ کہ جب تو کوئی گناہ کرنے لگے تو ایسا مقام تلاش کر جہاں خدا اور اس کے فرشتے تجھے نہ دیکھ سکیں۔ اور اگر تجھے کوئی ایسی جگہ نہ ملے تو گناہ مت کر۔

استغفار کے متعلق لوگوں کو یہ غلطی لگی ہے۔ کہ انہوں نے سمجھ لیا ہے استغفار صرف ان گناہوں کی معافی کے لئے ایک دعا ہے۔ جو انسان سے سرزد ہو چکے ہوں اور جب تک کوئی گناہ سرزد نہ ہو۔ استغفار کی ضرورت نہیں ہوتی۔ حالانکہ یہ بات غلط ہے۔ استغفار کے معنے ہیں خدا تعالےٰ سے مدد طلب کرنا۔ اور اس سے گناہوں کی حفاظت چاہنا۔

اور گناہوں سے محفوظ رہنے کی دعا دو قسم پر مشتمل ہوتی ہے۔ اول صادر شدہ گناہوں کے بد نتائج سے حفاظت طلب کرنا۔ دوم آئندہ گناہوں کے وقوع سے حفاظت طلب کرنا۔ چونکہ انسان طبعی طور پر صرف یہی خواہش نہیں رکھتا کہ میرے گذشتہ گناہ معاف ہوں۔ بلکہ یہ بھی خواہش رکھتا ہے کہ آئندہ بھی مجھ سے گناہ سرزد نہ ہوں۔ اس لئے استغفار نہ صرف گذشتہ گناہوں کے بد نتائج سے اسے محفوظ رکھتا ہے۔ بلکہ آئندہ نیکیوں کی توفیق بھی دیتا۔ اور گناہوں سے بچنے کی طاقت پیدا کر دیتا ہے۔ اسی لئے اللہ تعالےٰ مومنوں کی صفات بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے۔ کہ المستغفرین بالاسحار کہ وہ سحری کے وقت استغفار کیا کرتے ہیں۔ نیز فرمایا۔ کانوا قلیلا من اللیل ما یھجعون و بالاسحار ھم یستغفرون کہ وہ رات کو تھوڑا سوتے اور استغفار کرتے رہتے ہیں۔

اسی طرح فرمایا ومن یعمل سوءً او یظلم نفسہٗ ثم یستغفر اللہ یجد اللہ غفوراً رحیما۔ کہ جو شخص کسی بدی کا ارتکاب کرے یا اپنے نفس پر ظلم کرے اور پھر اللہ تعالےٰ کے حضور استغفار سے کام لے تو وہ اللہ تعالےٰ کو غفور اور رحیم پائیگا۔

پس استغفار گناہ سے محفوظ رہنے کا پہلا ذریعہ ہے۔ اس ضمن میں صحبتِ بد سے بچنے کی نصیحت کا قبل ازیں ذکر کیا جا چکا ہے۔ صحبتِ بد کے متعلق کسی کے یہ نہایت ہی مبنی بر حقیقت اشعار ہیں کہ

دُور شو از اختلاطِ یارِ بد
یارِ بد بدتر بود از مارِ بد
مارِ بد تنہا ہمیں بر جاں زند
یارِ بد بر جان و بر ایماں کند
صحبتِ صالح ترا صالح کند
صحبتِ طالح تر طالح کند

دہب بن منبہ کہتے ہیں:۔ اتق اللہ ولا تسبّ الشیطان فی العلانیۃ وانت صدیقہٗ فی السر۔ کہ اے ابن آدم اللہ تعالےٰ کا خوف کر۔ ایسا نہ ہو۔ کہ تو شیطان کو ظاہر میں تو گالیاں دے۔ مگر باطن میں اس سے دوستی رکھے۔

دیکھو بچپن انسان کھیل کود میں گذار دیتا ہے۔ بڑھاپا انسان کو کسی کام کا نہیں چھوڑتا۔ اٹھنا بیٹھنا اور کام کرنا سخت مشکل ہو جاتا ہے۔ صرف جوانی کے چند ایام ایسے ہیں جن میں انسان اگر چاہے تو خدا کو راضی کر سکتا ہے۔ اگر ان ایام کو بھی کوئی شخص عیاشی اور غفلت میں ضائع کر دے۔ تو اس سے زیادہ بیوقوف اور کون ہو سکتا ہے۔

پس جوانی کو غنیمت سمجھو۔ اور خدمتِ دین میں دن رات مشغول رہو اور اپنے اوقات کا کوئی حصہ فارغ نہ رہنے دو۔ دنیا میں بہت سے گناہ آوارگی اور بیکاری سے پیدا ہوتے ہیں پس اس کو اپنے قریب بھی مت آنے دو۔ اور شیطان کی تمام راہیں مسدود کر دو۔ اور اپنے مولیٰ کو راضی کرنے کے لئے سرگرم عمل ہو جاؤ۔ اور یہ نکتہ اچھی طرح سمجھ لو۔ کہ گناہ سے تمہارا دماغ کند اور خیالات پریشان ہو جائیں گے۔ اور ذہنی بالیدگی جاتی رہیگی۔

پس اپنی عمر کو غنیمت سمجھو۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس شعر کو ہمیشہ اپنے سامنے رکھو کہ ؎

بجوانی کنید خدمتِ یار
کہ بہ پیری نمے شود ایں کار

احرار کی دنیائے توحید سے تازہ غداری

۲ رمئی کو لاہور میں آل انڈیا اتحاد ملت کانفرنس کا ایک جلسہ عام ہوا۔ جس میں مختلف لیکچراروں نے احرار کی تازہ قلابازی کے متعلق خیالات کا اظہار کیا۔ مولوی ظفر علی صاحب نے کہا۔

احرار نے ابتدا میں تحریک سول نافرمانی شروع کی تو یہ کہکر کہ ہمارا مقصد وزارت کو توڑنا ہے۔ اس کے بعد انہوں نے مختلف پلٹے کھائے۔ حتیٰ کہ سر سکندر سے مطالبہ کیا۔ کہ اگر وہ کہیں تو ہم سول نافرمانی بند کرتے ہیں۔ یا اگر لیگ حکم دے تو بند کر دینگے۔ حالانکہ لیگ وہی ہے جسے ٹوڈیوں کی جماعت کہا جاتا تھا۔ تو اس سے اجازت کیسی؟ مجلس احرار کو معلوم ہونا چاہیئے کہ گالیاں دینے اور کیچڑ اچھالنے سے کچھ نہیں بنتا۔ اگر اسے مسجد سے کوئی ہمدردی ہے اور وہ اسے بحال کرانا چاہتی ہے۔ اور سول نافرمانی جاری رکھنا چاہتی ہے۔ تو جاری رکھے۔ اگر وہ اسے درست خیال نہیں کرتی تو بند کر دے دوسروں پر اس کا بارڈالنا قرینِ مصلحت اور دانشمندی نہیں“

مولوی عبد الغفور صاحب ہزاروی نے کہا:۔

”مجلس احرار نے اس وقت جبکہ مسجد گر رہی تھی۔ مسلمانوں کی مخالفت کی۔ اور جب ہم مسجد کی واگذاری کے لئے مقدمہ لڑ رہے تھے۔ تو ہائی کورٹ میں دائر شدہ اپیل کے فیصلہ کو خراب کرنے کے لئے سول نافرمانی جاری کی گئی“

میر محمد دین صاحب نے کہا۔

”جب مسجد کا پہلا گنبد گرایا گیا تھا۔ تو مولانا ظفر علی خاں نے اپنی ٹوپی اتار کر احراری لیڈروں کے قدموں پر رکھی تھی۔ لیکن وہ ٹس سے مس نہ ہوئے۔ اور کہا مسجد نہیں مل سکتی۔ اس کے بعد وہ ایک ہزار رضاکاروں کو جیل بھیجکر کہتے ہیں۔ کہ ہمارا وہی نظریہ ہے۔ جو آج سے اڑھائی سال پہلے تھا۔ کہ مسجد نہیں مل سکتی۔

رونا وزارت کا اور نام مسجد کا لینا کہاں درست ہے۔ لوگوں سے کہنا کہ مسجد کے لئے اسمبلی سے استعفیٰ دو۔ اور جگہ خالی ہونے پر خود (افضل حق) اسی اسمبلی کے لئے امیدوار کھڑے ہوتے ہیں۔ اور بے اصولی یہ کہ کانگرس کے مقابلے میں

(زمیندار ۵ مئی)

نفع مند کام:۔ جو اصحاب کوئی روپیہ نفع پر لگانا چاہیں انہیں چاہیئے کہ وہ میرے ساتھ خط و کتابت کریں۔ میں انہیں بعض ایسے کام بتا سکتا ہوں جن میں تجارتی طریق پر روپیہ لگایا جا سکتا ہے اور بعض ایسے طریق جن میں روپیہ جائداد کی کفالت پر قرض لیا جائیگا۔ اس آخر الذکر طور پر روپیہ انشاء اللہ ہر طرح

علماء سے چند ضروری سوالات

تمام علمائے کرام پنجاب و ہندوستان سے عموماً اور مولوی ثناء اللہ صاحب امرت سری و مولوی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی سے خصوصاً التماس ہے کہ کمترین کے مندرجہ ذیل سوالات کے جواب تحریر فرمائے جائیں۔ جو صاحب بذریعہ ڈاک کمترین کے پاس جواب بھیجیں گے۔ ان کی خدمت میں ڈاک کا خرچ روانہ کر دیا جائے گا۔

سوال ۱:۔ بخاری کتاب التفسیر میں یہ حدیث آتی ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کے دن خدا کے حضور عرض کریں گے۔ کہ یا اللہ میں جب تک زندہ رہا صحابہ کا نگران رہا جب تو نے مجھے وفات دے دی تو پھر مجھے ان کے حالات کا کچھ علم نہیں۔ تو تو ان کا نگہبان تھا۔ یہی بات پارہ سات میں فلما توفیتنی تا آخیر آیت میں بیان کی گئی ہے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زبان مبارک سے یہ فرمایا ہے کہ میں قیامت کے دن خدا تعالیٰ کو وہی جواب دوں گا جو خدا تعالیٰ کے ایک نیک بندے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے دیا ہے کہ فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیہم۔ کیا اس حدیث سے صراحتاً یہ ثابت نہیں ہوتا کہ توفی کے معنے موت کے ہیں اور یہ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں۔ کیونکہ اگر وہ دوبارہ دنیا میں آئیں اور عیسائیوں کو بگڑا ہوا دیکھیں تو قیامت کے دن وہ یہ جواب نہیں دے سکتے۔

سوال ۲:۔ صحاح ستہ یا دیگر کتب حدیث میں آیا کوئی صحیح حدیث ایسی موجود ہے جس کے معنے یہ ہوں کہ حضرت عیسیٰ ابن مریم آسمان پر زندہ اٹھائے گئے ہیں حدیث کا حوالہ بقید صفحہ دیا جائے۔

۳:۔ بخاری مطبوعہ مطبع احمدی صفحہ ۴۸۹ پر حضرت مسیح ابن مریم کا حلیہ ان الفاظ میں بیان کیا گیا ہے کہ فاما عیسیٰ احمر جعد عریض الصدر کہ آپ کا سرخ رنگ چوڑا سینہ اور گھنگریالے بال تھے۔ مگر آنے والے مسیح کا حلیہ رجل آدم سبط الشعر کے ان الفاظ میں بیان کیا گیا ہے یعنی یہ کہ وہ گندم گوں ہوگا اور اس کے بال سیدھے ہونگے اگر دو مسیح نہیں تو ہر دو حلیوں میں یہ فرق کیوں ہے۔

مولوی صاحبان کی خدمت میں التماس ہے کہ ہر سوال کا معقول جواب دیا جائے فوراً فتوےٰ لگانے کی کوشش نہ کی جائے۔ کمترین اس وقت تک فرقہ اہل حدیث سے تعلق رکھتا ہے اگر جواب نہ آیا تو قیامت کے دن مولوی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی اور مولوی ثناء اللہ صاحب امرت سری ذمہ دار ہونگے۔ اور کمترین سمجھ لے گا کہ موجودہ علماء کا دعویٰ حیات مسیح بالکل بلا ثبوت ہے۔ اور اس صورت میں کمترین کو جماعت احمدیہ میں داخل ہونے میں کوئی روک نہ ہوگی۔ اس کا جواب مولوی صاحبان جس اخبار میں شائع فرمائیں۔ اس کی ایک کاپی بندہ کو پتہ ذیل پر بھیج دیں اس کی قیمت بھجوا دی جائے گی۔

خاکسار:۔ ملک محمد حسین محرر چونگی میونسپل کمیٹی وزیر آباد۔ ضلع گوجرانوالہ

اعلان نکاح

مسماۃ بشریٰ بنت مہتاب الدین صاحب ساکن دہرم کوٹ بگہ کا نکاح مسمی محمد شفیع ولد علی بخش صاحب ساکن تلونڈی جھنگلاں سے بعوض دو صد روپیہ مہر پڑھا گیا۔

گیانی عباد الدین۔ قادیان

بہشتی مقبرہ میں دفن ہونے والا یقینی جنتی ہے

بہشتی مقبرہ میں دفن ہونے والا ہر شخص یقینی طور پر جنتی ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام رسالہ الوصیت میں تحریر فرماتے ہیں۔

(۱) "نہ صرف خدا نے یہ فرمایا کہ یہ مقبرہ بہشتی ہے بلکہ یہ بھی فرمایا کہ انزل فیہا کل رحمۃ۔ یعنی ہر ایک قسم کی رحمت اس قبرستان میں اتاری گئی ہے۔ اور کسی قسم کی رحمت نہیں جو اس قبرستان والوں کو اس سے حصہ نہیں۔"

(۲) خدا کے کلام کا یہ مطلب ہے کہ صرف بہشتی ہی اس میں دفن کیا جائیگا"

(۳) "ایک جگہ مجھے دکھلائی گئی اور اس کا نام بہشتی مقبرہ رکھا گیا اور ظاہر کیا گیا کہ وہ ان برگزیدہ جماعت کے لوگوں کی قبریں ہیں جو بہشتی ہیں"

پس اللہ تعالیٰ کی بشارات اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اعلان کے مطابق ہر احمدی کا یقین ہے۔ کہ جس شخص کو اس قبرستان میں دفن ہونے کی سعادت نصیب ہوتی ہے۔ وہ قطعی طور پر بہشتی ہے۔ یہ امر اتنا یقینی ہے کہ ہم اس پر حلف اٹھا سکتے ہیں۔ اندریں حالات میرے نزدیک بہشتی مقبرہ میں دفن ہونے والے احباب کے متعلق اخبارات وغیرہ میں یہ دعا کرنا کہ اللہ تعالیٰ انہیں جنت نصیب کرے۔ یا اردو کے عام مفہوم کے لحاظ سے یہ کہنا کہ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت کرے کچھ مناسب نہیں۔ ہاں ان کی ترقی درجات اور جنت کے بلند مقامات کے لئے دعا ہونی چاہیئے اور ہوتی ہے۔

خاکسار:۔ ابو العطاء الجالندھری

مجالس خدام الاحمدیہ کی ہفتہ وار رپورٹ کے فارم

بیرونی مجالس خدام الاحمدیہ کو ہفتہ وار رپورٹ کے فارم بھجوائے جا رہے ہیں۔ ہر جمعہ کی صبح کو یہ رپورٹیں مکمل کر کے خاکسار کو بھجوا دینا ضروری ہوگا۔ رپورٹیں مفصل ہونی چاہئیں۔ جن میں تعداد ارکان۔ تعداد حاضر ارکان۔ اسماء غیر حاضر ارکان اور اس امر کی تفصیل کہ ان سے کیا ایکشن لیا گیا۔ اجتماعی نصف گھنٹہ کی مفصل

عمدہ محل وقوع پر صرف چند قطعات باقی ہیں

محلہ دارالسعۃ میں زیر فروخت قطعات سکنی اراضی میں سے جن کا نقشہ نظام سلسلہ کی تازہ ہدایات کے ماتحت تیار شدہ ہے۔ ابھی چند قطعات قابل فروخت باقی ہیں۔ یہ قطعات ریلوے سٹیشن اور ہائی سکول سے پانچ منٹ کے راستہ پر ہیں۔ بلحاظ آب وہوا و مناظر پر کیف مقام پر واقع ہیں۔ A کلاس کے قطعات کا نرخ جن کو طول و عرض ہر دو میں بیس بیس فٹ کی دو سڑکیں لگتی ہیں۔ ۱۳/۸ روپے فی مرلہ ہے۔ اور B کلاس کے قطعات کا نرخ جن کو صرف طول میں ایک سڑک بیس فٹ کی لگتی ہے۔ ۱۲ روپیہ فی مرلہ ہے۔ ہر قطعہ کم و بیش ۱۹ مرلہ رقبہ پر مشتمل ہے۔ ایک قطعہ دو شخص مل کر بھی خرید سکتے ہیں۔ خواہشمند احباب پریذیڈنٹ صاحب محلہ دارالسعت خواجہ معین الدین صاحب کے ساتھ خط و کتابت فرماویں۔

فروخت شدہ قطعات میں مکانوں کی تعمیر بھی شروع ہو چکی ہے۔ اس طرح سے ان قطعات کے خریداروں کو فوراً مکانات تعمیر کرکے آباد کرنے میں کوئی دقت پیش نہیں آئے گی۔

نقشہ درج ذیل ہے

محلہ دارالسعت

سڑک دارالسعت

فارم جدید حضرت میاں صاحب

سڑک ہائی سکول و محلہ دارالفضل

دارالشکر

کوٹھی نواب صاحب

دارالفضل

ریلوے لائن

اسٹیشن

ہائی سکول

قادیان

خاکسار مرزا رشید احمد ابن خان بہادر حضرت مرزا سلطان احمد صاحب مرحوم قادیان
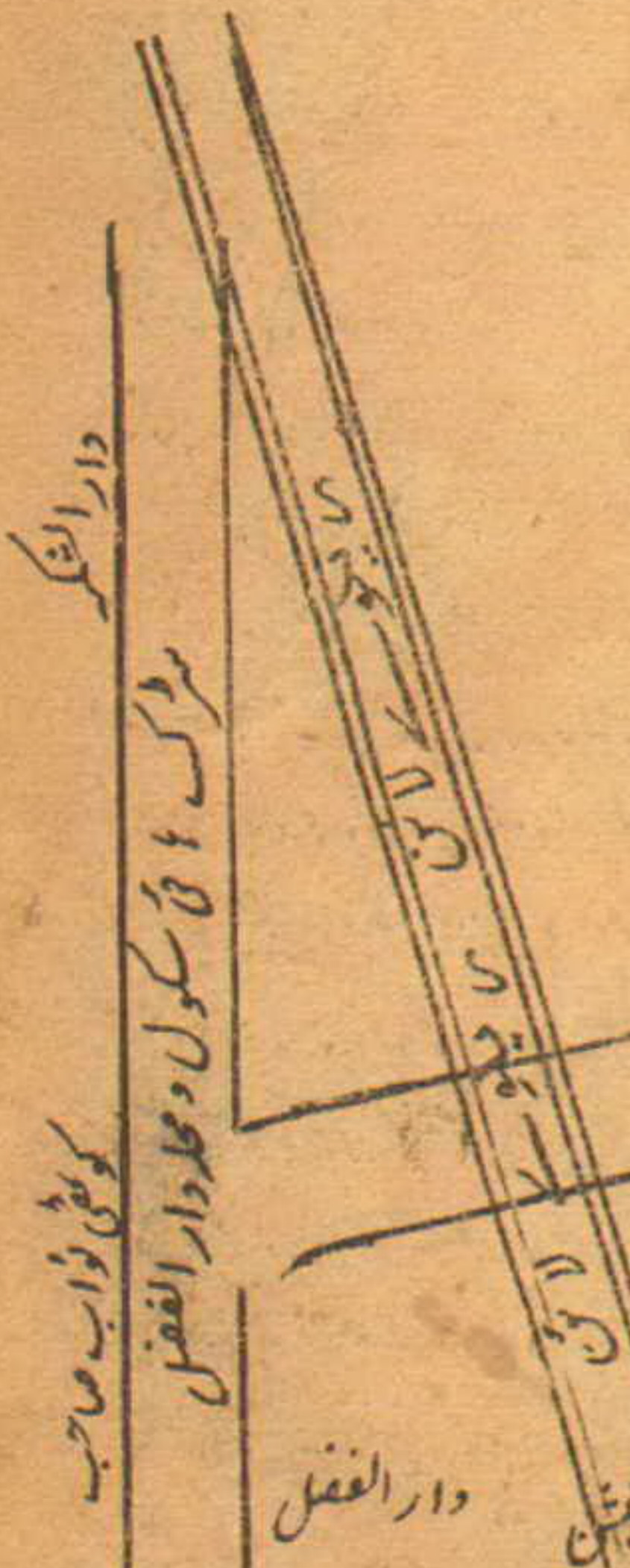
In the matter of Liquidation of the Ahmadyya Supply Company Limited

Notice is hereby given that an extraordinary meeting of the share-holders of the Ahmadyya Supply Company Ltd was held at Nayyar Cottage, Qadian, on the 17th of April, 1938. The voluntary share-holders' liquidation of the said company and the appointment of Ch. Mohd Yusuf B.A., L.L.B., Pleader, Batala as its liquidator were confirmed.

Chairman

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

شملہ ۳ رمئی - چونکہ وزیراعظم اڑیسہ نے فیصلہ کرلیا ہے کہ اگر ۵ رمئی تک مسٹر ڈین کے تقرر سے متعلق کوئی تبدیلی نہ ہوئی تو وزارت اڑیسہ مستعفی ہوجائے گی۔ اس لئے امید کی جاتی ہے کہ آئندہ ۲۴ گھنٹے کے اندر وائسرائے کی طرف سے کوئی اعلان کیا جائے گا۔ اندازہ کیا جاتا ہے کہ جب سے مسٹر گاندھی نے اڑیسہ میں پیدا ہونے والے وزارتی بحران کے متعلق بیان شائع کیا ہے حکومت برطانیہ وائسرائے ہند اور گورنر اڑیسہ میں گفت وشنید ہوتی رہی ہے، مزید اطلاعات سے پایا جاتا ہے کہ شاید موجودہ قضیہ کا آخری وقت میں کوئی سمجھوتہ ہوجائیگا اور موجودہ گورنر اپنی رخصت ملتوی کردیں۔

نئی دہلی ۳ رمئی - بلدیہ نئی دہلی نے نالیوں کی اصلاح اور مرمت کے لئے ایک لاکھ ۶۴ ہزار ۶۵ روپیہ منظور کرلیا ہے۔

ہانکو ۳ رمئی - شانٹنگ کے محاذ جنگ سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ صوبہ شانٹنگ کے جنوب میں چینی فوجوں نے آج صبح زور شور سے جاپانیوں پر دھاوا بول دیا اور جاپانی محاذ کے مرکز میں پہنچ گئیں۔ چینی فوجیں سات میل میں آگے بڑھ گئی ہیں۔ اس جنگ کے لئے آٹھ لاکھ چینی سپاہی جمع ہیں۔

پشاور ۳ رمئی - معلوم ہوا ہے کہ گاندھی جی کل صبح گورنر سے ملاقات کریں گے اور شام کے چھ بجے اسلامیہ کالج میں طلباء کے سامنے تقریر کریں گے۔ باخبر حلقوں میں یہ خیال کیا جاتا ہے کہ گاندھی جی سرحد کی اقلیتوں کے متعلق ایک اہم بیان شائع کریں گے۔

سری نگر ۳ رمئی - آج یہاں بجلی کے ایک سٹیشن میں آگ لگ گئی۔ نقصان کا اندازہ تیس ہزار روپیہ کیا جاتا ہے

کٹک ۳ رمئی - گورنر اڑیسہ کے سکرٹری نے ایک بیان شائع کیا ہے جس میں لکھا ہے۔ گورنر اڑیسہ نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ وہ جاگیرہائے مدراس بل ۱۹۳۶ء کو غور کرنے کے لئے گورنر جنرل کے سامنے پیش کریں یاد رہے کہ اڑیسہ اسمبلی نے یہ بل ۵ رفروری ۱۹۳۶ء کو پاس کیا تھا جس کا مقصد یہ ہے کہ زمیندار مزارعین سے ایک روپیہ میں سے دو آنے سے زیادہ لگان وصول نہ کریں۔ یہ بل ضلع گنجم پر حاوی ہوتا ہے جو پہلے صوبہ مدراس میں شامل تھا۔ گنجم کے زمینداروں نے لیجسلیچر میں اس کی مخالفت کی تھی اور پچھلے ماہ سے گورنر سے ملاقات کرکے یہ درخواست کی تھی کہ اس کی منظوری نہ دی جائے

بنوں ۳ رمئی - کل بعد دوپہر پولیس تھانہ کے بڑے دروازہ پر کسی نے ایک بم پھینکا جو ڈیوٹی پر متعین پولیس مین سے صرف چار قدم کے فاصلہ پر گرا۔ خیال کیا جاتا ہے کہ یہ بم دیسی ساخت کا تھا۔ خوش قسمتی سے پولیس مین کو کوئی زخم نہیں آیا۔

مظفرپور ۳ رمئی - آج رات مظفرپور میں شدید ژالہ باری ہوئی جس کی وجہ سے بہت سے اشخاص زخمی ہوگئے۔

ٹوکیو ۳ رمئی - حکومت جاپان نے فیصلہ کیا ہے کہ جنگی ضروریات کے باعث جبری بھرتی کے بل کی بعض دفعات ملک میں نافذ کردے۔

لنڈن ۳ رمئی - آج دارالعوام میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے لارڈ سٹینلے نے کہا بنگال میں بجلی ٹیکس لگانے کا مسئلہ غلطی سے صوبائی حکومت کے سپرد نہیں کیا جاسکا۔ لارڈ زیٹلینڈ کا خیال ہے کہ اس غلطی کا جلد ازجلد ازالہ کردیا جائے۔

لاہور ۳ رمئی - نواب شاہ نواز آف ممدوٹ صدر پنجاب پراونشل مسلم لیگ کی صدارت میں لیگ کا ایک اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں سر سکندر حیات خان بھی شامل ہوئے۔ سر سکندر حیات نے حاضرین کو یقین دلایا کہ پنجاب اسمبلی کے تمام مسلم یونینسٹ ممبر مسلم لیگ کے منشور پر دستخط کردیں گے۔ اس اجلاس میں پنجاب کے مختلف حصوں میں مسلم لیگ کی برانچیں قائم کرنے کے لئے آرگنائزنگ بورڈ بھی قائم کیا گیا۔ جس میں چند مسلم اخبار نویسوں کو بھی شامل کیا گیا۔

لاہور ۳ رمئی - اس وقت تک لاہور میں ہیضہ کے ۶۰ کیس ہوچکے ہیں جن میں سے ۱۸ اموات ہوئی ہیں

لنڈن ۲ رمئی - آج ہاؤس آف کامنز میں ایک سوال کے جواب میں لارڈ سٹینلے نے کہا کہ ۲۳ اپریل تک ریزرو بینک آف انڈیا کے پاس ۵۸ کروڑ ۷۰ لاکھ روپیہ کی چاندی تھی

پٹنہ ۳ رمئی - آج لیجسلیٹو اسمبلی نے بہار زراعتی انکم ٹیکس بل پاس کردیا۔ زمیندار ممبروں نے اس بل کی زبردست مخالفت کی تھی۔

ٹوکیو ۳ رمئی - جاپان میں مقیم جرمن سفیر کو اچانک برلن طلب کیا گیا ہے اس پر تبصرہ کرتے ہوئے ایک جاپانی اخبار رقمطراز ہے کہ عنقریب جرمن۔ جاپان اتحاد کے سلسلہ میں اہم نتائج برآمد ہونے کی توقع ہے۔

شملہ ۳ رمئی - حکومت ہند نے ہندوستان کی فوج کو اعلےٰ درجے کا جدید ترین اسلحہ فراہم کرنے کا فیصلہ کرلیا ہے اس بارہ میں تجاویز زیربحث ہیں کہ اس سکیم کو کس طرح پایہ تکمیل تک پہنچایا جائے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ نگرانی کے لئے ایک ڈائرکٹر اور اس کی امداد کے لئے ایک دفتر قائم کیا جائے گا۔ ابھی تک کوئی آخری فیصلہ عمل میں نہیں آیا۔

لاہور ۲ رمئی - ہندوستان اور برطانیہ کی تجارتی گفت وشنید آئندہ دوشنبہ کو شملہ میں شروع ہوگی۔ یہ گفتگو لنکاشائر کے وفد اور ہندوستان کے غیرسرکاری مشیروں کے درمیان ہوگی پہلے اجلاس میں آنریبل چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب بھی شریک ہونگے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ گفت وشنید ۲۰ رمئی تک ختم ہوجائے گی۔ کیونکہ لنکاشائر کا وفد ۲۸ رمئی کو واپس جانا چاہتا ہے۔

شملہ ۳ رمئی - حکومت ملایا کا یہ خیال ہے کہ ملایا میں جو ہندوستانی مزدور کام کرتے ہیں۔ ان کی اجرتوں میں تخفیف کردی جائے۔ حکومت ہند نے اپنے ایجنٹ متعین ملایا اور حکومت ملایا سے اس بارے میں خط وکتابت کر رہی ہے۔

پشاور ۳ رمئی - ایک اطلاع مظہر ہے کہ صرف حکومت صوبہ سرحد کے چیف سکرٹری

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر وپبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی